YOUTH PARLIAMENT
YOUTH DEBATES

Thursday, March 01, 2013

The Youth Parliament met in the Margalla Hotel Hall Islamabad at 09:00 o'clock in the Morning with Madam Deputy Speaker (Miss Aseela Shamim Haq) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

Madam Speaker: Respected Cabinet members please stand up for oath.

(At this stage the oath was administered by the Speaker of the Youth Parliament)

Madam Speaker: Mr. Amin Ismail would like to move the following motion:-

"This House is of the opinion that Pakistan Army has targeted and result oriented operation against Taliban and other militant groups occupied in the tribal areas of Pakistan. It is the extremist elements who are a threat to Pakistan sovereignty. Therefore, it is important that all the political forces in Pakistan should unite in this regard and support the Pak Army." Yes, Mr. Amin Ismail, please represent your resolution.

Mr. Amin Ismail: As you all know that Pakistan is the second most populous State and possesses the 7th largest military force in the world and is the member elite 8-nation in nuclear club.

ہم اتنا طاقتور ملک ہونے کے باوجود بھی ہم militancy and foreign terrorists کے آگےگھٹنے ٹیکتے ہیں ، negotiations کرتے ہیں اور پھر وہ ان کا breach کر دیتے ہیں۔ ہماری political forces اس کے بعد ISI اور آرمی پر دباؤ ڈالتی ہے کہ وہ دوبارہ ان سے negotiations کریں جس کی وجہ سے انہیں دوبارہ negotiations کے لیے ان کے پاس جانا پڑتا ہے۔

میڈم سپیکر ! ہمیں سب سے زیادہ خطرہ امریکہ اور بھارت سے نہیں ہے جتنا ان foreign fighters سے ہے جن کی tribal areas کے اندر تعداد 18,470 ہے۔ میں ایوان میں کچھ facts پیش کرنا چاہوں گا۔ میں source Additional Chief Secretary, FATA ہے۔ یہاں جو foreign fighters ہی ان کی تعداد18,470 in tribal areas ہیں۔ ان میں سے five thousand سعودی ہیں، 4500 ازبک اور چچنز ہیں، 3 thousand Yemenis ہیں، 2 thousand Egyptians ہیں، 28 hundred Algerians

ہیں، four hundred Tunisians ہیں، 3 hundred Iraqis ہیں 2 hundred Libyans ہیں and 2 hundred Sudanians ہیں ۔ پاکستان ان کے safe haven ہے ۔ ہم نے کئی agreements کیے ہیں۔ ان کی تفصیل بھی میں quickly پیش کرنا چاہوں گا۔

ہم نے سب سے پہلا agreement 22 March, 2004 کو کیا تھا جس کو شکئی agreement کہتے ہیں جو کہ لئیق محمد کے ساتھ ہوا تھا، وہ ناکام ہو گیا۔ اس کے بعد ہم نے peace deal بیت اللہ مسعود کے ساتھ کی، وہ بھی ناکام ہو گئی ۔ اس کے بعد ہم نے 2006 میں میران شاہ peace accord کیا، یہ بھی ناکام ہو گیا۔ اس کے بعد ہم نے مولوی منگل کے ساتھ خیبر ایجینسی pact کیا اور وہ بھی ناکام ہو گیا۔

ادھر hard core militants یہ پھیلتے چلے گئے اور سوات پر قابض ہو گئے جو کہ ہمارے ملک کا settled area ہے اور سب سے پہلا political forces کی طرف سے ملٹری کو پہلا option یہی آیا کہ operation نہیں negotiations کرنی چاہیے اور deals کرنی چاہییں۔ اسی طرح پہلی deal in April 2008 میں KPK government کے ساتھ ان کی ہوئی ۔ دوسری deal May 2008 میں فضل اللہ کے ساتھ ہوئی ہے اور ایک agreement sign کیا گیا۔ سوات میں جو agreements کیے گئے یہ دونوں فیل ہوئے اور پھر ان فضل اللہ اور صوفی نور محمد نے ان کو breach کیا اور political forces کی سپورٹ اور back کے ساتھ آرمی نے ایک بڑا ہی successful targeted and result oriented operation سوات میں کیا۔ جیسے کہ آپ کو پتا ہے کہ اس operation سے more than 2 million people نے سوات سے دو تین مہینوں کے لیےنقل مکانی کی اور پھر واپس آئے۔

میڈم! یہ operations کیوں ضروری ہیں۔ اس کی دو major reasons ہیں سب سے پہلے اس کا بڑا obvious reason یہ ہے کہ جتنے بھی پہلے peace agreements ہوئے ہیں ان کی وجہ سے militancy کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی گئی، ملک کے اندر violence پھیلاتا چلا گیا۔ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ peace deals basically weakened the Pakistan State اتنی strong army جس میں سے 6 to 7 lacs ہماری armed forces ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان کے آگے گھٹنے ٹیکے اور ان کی بات مانیں یہ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں ہر حال political forces کے گیے تعاون سے اور ان کی سپورٹ کے ساتھ آرمی کو back کرنا چاہیے اور tribal areas میں full-fledged military operation launch ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: محترم حضرت علی کاکڑ صاحب۔

جناب حضرت علی کاکڑ: شکریہ۔ آج آمین صاحب جو resolution لے کر آئے ہوئےہیں‌ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔ دیکھیں یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ

extremist elements are threat to Pakistan's sovereignty. Madam, I think, they are not only threat to Pakistan sovereignty but they are to threat Pakistan's existence. They have already violated Pakistan's sovereignty. They are roaming there without any valid passport. Therefore, how can we say they are only threat to Pakistan's sovereignty? Now I will add some other points to the resolution.

اس میں second point یہ لکھا ہوا ہے کہ

Therefore, it is important that ask the political forces of Pakistan should unite in this regard in support the Pak Army.

ہماری political forces نے کب پاکستان آرمی کو سپورٹ نہیں کیا ہے ۔ مثال کے طور عوام نیشنل پارٹی کے 2008 کے بعد 870 کارکن اس جنگ میں شہید ہو گئے۔ ان کا جواب اب کون دے گا؟

اس کے علاوہ ایم کیو ایم اور پختونخوا ملی عوامی پارٹی یہ تین پاکستان میں وہ political parties جو liberal ہیں ان سب نے کس front پر ان کی تنقید نہیں کی ہے۔

چوتھی بات یہ ہے ہم آرمی کے بالکل مخالف نہیں ہیں اور وہ ہمارے ملک کا ایک اہم ادارہ ہے لیکن مجھے ایک پوائنٹ یہاں پر confuse کر رہا ہےکہ Pakistan is a state saving army or army is state having Pakistan میں اس چیز میں confuse ہوں۔ اس نے کہا کہ ہم نے تین operations کیے تھے، ہم نے اپریشن براہ راست کیا تھا۔ اس کی وجہ کیا تھی ، ہم کامیاب

کیوں نہیں ہو رہے کیوں کہ ہم صرف shifting کر رہے ہیں، اپریشن کر کے طالبان کو ایک ایجنسی سے دوسری ایجنسی میں شفٹ کرتے ہیں اور دوسری سے تیسری شفٹ میں کرتے ہیں۔ ہم نے کبھی بھی اپریشن نہیں کیا تھا۔

ہم اس چیز کے شکار ہو گئے تھے کہ ہماری آرمی اتنی مضبوط ہے ، اس پر ہم بالکل فخر کرتے ہیں، ہم اس چیز کو دنیا کو دکھاتے ہیں کہ we have very established and united Army لیکن ہم کس point پر آ کر تباہ ہو گئے ہیں ۔ ہم نے 1979 میں ایک proxy war لڑی، ضیاء الحق through Reagan جب ہم نے اس بات کو سپورٹ کیا اور کہا کہ Talban are our strategic assets کیوں کہا تھا کیوں کہ اس وقت ہم افغانستان کو اپنی strategic depth سمجھ رہے تھے اب وہ concept death of state ثابت ہو رہا ہے ، ابھی وہی elements جن کو ہم کبھی support سمجھ رہے تھے ، آج کل وہ elements ہماری existence کی threat بن چکی ہے ۔ میری یہ رائے ہے کہ آرمی کو pressurize کر کے اب ان elements کو بالکل ختم کر دیا جائے ۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: محترم حماد صاحب۔

جناب حماد: جیسا کہ آمین صاحب نے یہ قرارداد پیش کی ہے لیکن میں being a green party اس چیز کو ضرور question کرنا چاہوں گا کہ ٹھیک ہے آپ نے اپریشن کی بات کی کہ آپ militants کے خلاف اپریشن کریں لیکن آپ پہلے اس کو مدنظر رکھیں کہ ہماری آرمی پہلے ہی بہت ساری جگہوں پر engaged ہے اس وقت پاکستان اور افغانستان کا بارڈردنیا کا سب سے بڑا active border ہے اور اب آپ آرمی کو ایک اور جنگ میں جھونکنا چاہتے ہیں، آپ کو کیا اس بات کا اندازہ ہے کہ کراچی کے اندر خالی ساڑھے چار ہزار سے زیادہ مدرسے ہیں، یہ میں نہیں کہہ رہا ہے کہ ان مدرسوں میں پڑھنے والے بچے شدت پسند ہیں لیکن کیا آپ کو یہ نہیں لگتا کہ اگر ہم ان کے خلاف اپریشن کرتے ہیں تو کیا ان کی sympathies ان کے ساتھ نہیں ہوں گی، ملک کے کسی حصے میں خالی اپریشن کرنے سے تمام ملک میں اثر نہیں پڑے گا، ساڑھے چار ہزار مدرسوں کے اندر ان گنٹ بچہ پڑھنے جاتا ہے، اپ نے کراچی کے اندر جامعہ بنوری ٹاؤن کا نام سنا ہو گا اور دیوبند علماء فکر کے جتنے بھی لوگ ہیں کیا آپ ان کے نظریات کو ٹھیس نہیں پہنچائیں گے، اس ملک کے اندر ہمیں ایک consensus develop کرنا پڑے گا۔ میرے خیال میں یہ ایک social problem ہے جس کا حل socially ہی ہو سکتا ہے، آپ کو لوگوں کو educate کرنا پڑے گا، ان کو مذاکرات کی میز پر لانے پڑے گا اور یہی وجہ ہے کہ آج اگر آپ اخبار کی headline کو دیکھیں تو پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں نے جو opposition parties ہیں وہ اس point کے اور متفق ہیں جن میں ,JUI(F), PML(N) جماعت اسلامی کہ ہم نے اس مسئلے کا حل مذاکرات کے through ہی کرنا پڑے گا۔ اگر آپ یہ دیکھیں کہ ماضی کے اندر جتنے بھی طالبان اور اس قسم کے elements کو arrest کیا گیا، وہ جیل میں گئے اور انہوں واپس آ کر وہی organization join کی تو کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ بجائے ان کو مارنے کے ان کے ساتھ مذاکرات کیے جائیں۔ آپ دیکھیں کہ امریکہ نے ادھر آ کر ان کے ساتھ جنگ کی ہے لیکن وہ بالآخر مذاکرات کی میز پر ہی آ گئے ہیں اور طالبان سے کبھی قطر میں مذاکرات ہوتے ہیں اور کبھی مالدیو میں یا سعودی عرب کی حمایت سے مذاکرات کیے جاتے ہیں۔ بے شکے یہ ہمارے لیے ایک internal danger ہے لیکن اس کا حل socially ہی ممکن ہے، آپ مجھے بتائیں کہ کسی suicide attacker کو اپنے ملک میں حملہ کرنے سے روک سکتے ہیں، اس کا تو جب بھی دل چاہے وہ اسے explode کر دے گا، نہ آپ اس کو پکڑ سکتے ہیں، نہ روک سکتے ہیں۔ اگر آپ اس کو گولی بھی مار دیں تو پھر بھی وہ پھٹ جائے گا اور وہ چار بندوں اور کو بھی اپنے ساتھ لے کر مرتا ہے۔ تقریروں کے اندر آپ لوگوں نے PCs کا حوالہ دیا، آپ اس کو ذرا غور سے دیکھیں تو ماضی ہماری جتنی بھی PCs ہوئیں وہ زیادہ سے زیادہ یا تو drone attacks کی وجہ سے ناکام ہو گئیں کیونکہ جرگوں کے اوپر یا تو دھماکے کیے گئے یا drone حملے کر کے ان لوگوں کو جن کے ساتھ PCs کیں ان کو مار دیا گیا اور پاکستان کی major political parties اس کے اوپر on board نہیں تھیں، شاید ANP on board تھی، فوج تھی لیکن اس طریقے سے جو سپورٹ اب ہمیں مل رہی ہے جو حمایت اب جماعتوں کی مل رہی ہے ، اس وقت وہ حمایت ہمیں نہیں ملی۔ میرے خیال میں اس کا حل یہ ہے کہ اس کو social problem تسلیم کیا جائے اور لوگوں کو educate کر کے اور ان لوگوں کو مذاکراتی ٹیم کے اندر لا کر اور awareness دے کر اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ اس میں کوئی پاکستان کی کمزوری نہیں ہے۔ ہم کمزور نہیں ہو جائیں گے کیونکہ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان لوگوں کو بنانے والے بھی ہم ہی تھے، ہم نے ہی پختون بلٹ کو exploit کیا، ان تمام

mindset کو exploit کیا ، آج یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کو راہ راست پر لے کر آئیں اورمذاکرات کی میز پر بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: جی کاکڑ صاحب۔

جناب حضرت علی کاکڑ: میڈم ! انہوں نے ابھی بات کی ہے کہ امریکہ اتنا بڑا طاقتور ہونے کے باوجود طالبان سے مذاکرات کی بات کر رہا ہے۔ یہ بات ان کی exactlyصحیح ہے کیونکہ امریکہ کو افغانستان کا کوئی concern نہیں ہے ، کیا ہم اس علاقے کو چھوڑ سکتے ہیں؟ دوسری بات آپ نے کہی کہ peace جرگوں کو حملہ ہوا تھا۔ یہ مجھے بتا دیں کہ کب ہوا تھا؟ کہاں ہوا تھا؟ اس چیز کی مجھے تاریخ اور حوالہ چاہیے۔

میڈم سپیکر: محترم یاسر عباس صاحب۔

Mr. Yasir Abbas: Thank you Madam Speaker: I endorse an agreement what Mr. Ameen Ismaili has said in his resolution but the way he has portrayed or the way he has offered solution is being the targeted operation, I humbly say that to some extent I disagree with him.

میم یہاں پر بات صرف طالبان کی نہیں ہے، یہاں بات طالبان کے ساتھ لڑنے کی نہیں ہے اور بات گھٹنے ٹیکنے کی نہیں ہے۔ میم! اس سے پاکستان میں طالبان کو سمجھنے سے پہلے ان کی پاکستان میں جو مضبوط گڑھ بن چکی ہے ، ہمیں اب یہ دیکھنا ہے کی یہ قوتیں consolidate کیسے ہو گئی ہیں۔ میم! القاعدہ جو میں سمجھتا ہوں is ideologically more threatening, it is a warfare outfit. Al-Qaeda کی جو ideology ہے وہ پاکستان کے اندر جو طبقے انتہا پسند تھے ، وہ لوگ extremist ideology پر منسلک تھے لیکن extremist way of violence کے ساتھ وہ منسلک نہیں تھے۔ کس طرح ان تمام کو القاعدہ والوں نے ان کو hijack کیا یہ ایک دوسری کہانی ہے۔ اس کی ایک ہی مثال میں آپ کو دوں گا، سوات کی ایک تحریک تھی TNSM جو کہ ۸۰کی دہائی کے اندر active تھی but it was hijacked, hijacked by whom it was Al-Qaeda. سب کو یہ پتا ہے کہ 90s میں بھی یہ claim کیا تھااور یہ claim کرتا آ رہا تھا کہ ہمیں سوات جیسی جگہ پر شریعت چاہیے۔ ان کی demand ہمیشہ peaceful رہی ہے۔ It is on record that they never went to violence. How violence incurred in his peaceful movement is another story. It was when Al Qaeda decided that we can receive the attention of army in order to move freely from Afghanistan to Pakistan. تو انہوں نے پاکستان آرمی کو engage کرنے کے لیے تین چار stages رچائے، ان میں سے ممبی حملہ بھی ہے۔ سلیم شہزاد اگر آپ نے کتاب پڑھی ہو Inside Al Qaeda and Talban that offers the best justification for all the statistics that I am going to share just right now. اس کے ساتھ اپریشن کی بات کی گئی تو اپریشن دیکھیں اس میں ایک تو we have to identify the targets which is very hard to identify first of all دیکھیں آپ کسی ایک established military کے ساتھ جنگ لڑنے نہیں جا رہے you are fighting with the guerilla outfit which is ready to go to any extent یہاں پر مسئلہ ہماری کی inability نہیں ہے یا میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ ہماری آرمی کے پاس یہ ability نہیں ہے کہ دن یا دو دن میں ختم کر سکیں yes, they can do that but ideologyپورے پاکستان میں اتنی penetrate کر چکی ہے کہ just in case ہم وہاں پر اپریشن پر جائیں گے لیکن پنجاب میں کون کنٹرول کرئے گا، کراچی میں کون کنٹرول کرے گا، لاہور کے اندر کون کنٹرول کرے گا۔ جناب the thing is جس طرح ہماری اپوزیشن parliamentarians ایک solution کی طرف جا رہے تھے کہ social enlightenment اور یہ ایجوکیشن کی طرف اشارے کر رہے تھے کہ ایجوکیشن اور ساتھ ساتھ جو مدرسوں میں رہنے والے لوگ وہ ہیں جو students ہیں، جن کو basically indoctrinate کیا جاتا ہے اور ان کی sympathies automatically ان کے ساتھ چلی جاتی ہیں کہ جو بھی radical outfits ہوتے ہیں ، ان کو ہمیں سامنے لانے کی ضرورت ہے اور ان کو socially aware کرنے کی ضرورت ہے ۔ اس کے علاوہ ہم مذاکرات کی بات کر رہے تھے، اس پر میں یہ کہوں گا کہ القاعدہ کو بنانے والے، طالبان کو strategic assets بنانے والے ہم ہی تھے، امریکہ تھا، ہمارے جتنے بھی friendly countries around the globe ہیں جس میں سعودی عرب کا نام سب سے top پر آتا ہے ان سب نے مل کر بنایا تھا۔ اب امریکہ جو ایک وقت طالبان کو as a freedom fighters کا نام دیتے تھے اور القاعدہ کو is son of the soil کی identity دیتے تھے ، افغانستان میں آج یہ لوگ

ان کے ساتھ جنگ بھی لڑ رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ قطر اور دوہا میں ان کے offices بھی کھول رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ peace deal کی بات کر رہے ہیں۔ میں تو امریکہ کی اس foreign policy کو سمجھنے سے قاصر ہوں کہ وہ کس قسم کی foreign policy اپنا رہا ہے ۔ آج وہ ایک legitimate government کے خلاف ایک rebel کو support کر رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ کل انہی کے خلاف ہی جنگ لڑے گا۔

میں آخری بات کرناچاہتا ہوں کہ peace deals کی بات کی تھی۔ دیکھیں ملا نذیر تب drone حملے میں مارا جاتا ہے جب وہ پاکستان آرمی کے ساتھ deal کرنے کے لیے آتا ہے۔ بیت اللہ مسعود تب drone حملے میں مارا جاتا ہے جب پاکستانی officers اس کی دہلیز پر مذاکرات کرنے کے لیے پہنچتے ہیں۔ اس سے پہلے بیت اللہ مسعود نہیں مارا جاتا۔ کیا اس میں ہم politics کو نہیں سمجھ سکتے ہیں، کیا ہم لوگوں کو یہ idea نہیں ہے so what I mean is yes, there is a threat of extremism, terrorism and we need to get rid of it but military solution is not the only way, yes, it is a way but it is not the only way. شکریہ ۔

میڈم سپیکر: شکریہ۔ جی محترم کاشف علی صاحب۔

Mr. Kashif Ali: Madam Speaker, I congratulate Mr. Ameen Ismaili for this resolution and I don’t endorse it primarily because this is highly vague resolution and I would put some questions before I go on to explain. He said that Pakistan should take the targeted and result oriented operation against Talaban and other militant groups. Now we need explanation what do you mean by the other militant groups. Secondly, one has to keep in mind that Talban is not monolith cant. There are different groups of Talaban. There is TTP which is completely different; it is a cluster of various groups. You have the Afghan Talaban which is completely different entity, you have Al-Qaeda who have the Talaban sanctuaries or Talaban supporters as well which is completely different entities, so I don’t understand what he means by Talaban itself. He has also said that there are foreign elements present within these groups and we don’t have any public authentic reports whether there are foreign elements in these groups are not but it is understood that TTP itself is a very Pakistan oriented terrorists group. Thirdly, now why the military itself is not the solution, like he himself that there are various military adventures that we have done with these militant groups which have miserably failed and we know that and he acknowledged himself that these military adventures have failed and one has to understand that the broader global scenario TTP is not the first sort of militant group. They have been various throughout the world, you have folk in Colombo, you have EDA in Spain, you have Tamul in Sri Lanka and then all these groups were crushed primarily with negotiations. So, we have to keep in mind that negotiations is the best strategy in dealing with these groups and why the negotiations are the best strategy because we have to keep in mind that at the end of the day it is Pakistan who has to think of its own national interest and we have the national interest in Afghanistan. We want an established Afghanistan and if you go and militarily crush these groups which are primarily Pashtum dominated then how come you would have Pashtun elements sitting in Kabul and Government because we have and what sort of national interest, let me speak on it as well. We want Afghan Talaban because we have the Durand line which is going on a tension which is since Pakistan’s inception. We have economist interest in Afghanistan to get into the Central Asia. So, at the end of the day it is not just America who ask you, go and take action against the Haqani Group or General Michel Cresal defining Haqani Group is a veritable

arm of ISI. It does not mean that you go and take military actions against these groups. We have to think about these groups and again I would say

اگر ہم نے ایسی لڑائیاں ہی کرنی ہیں تو پھر ایسے tables کا کوئی فائدہ نہیں ہے کا اگلی بار پھر Youth Parliament بھی نہیں کرائیں گے، negotiations تو tables پر بیٹھ کر ہی ہوتی ہیں اور وہ کرنی چاہییں۔ So, I don't agree with this resolution. Thank you.

میڈم سپیکر: محترمہ بشریٰ صاحبہ۔

Mohterma Bushra (YP-60,Sindh-12): I have to make four points but two of them have already been discussed. So, by just cutting short I come to the next two. First of all I agree with the notion that negotiation is something that we all agree to but my question is negotiations with whom? As Kashif had said that we have different factions operating in Pakistan, militant is a vague term because

اس میں القاعدہ ہے، ٹی ٹی پی ہے اور internally جو ہمارے sects ہیں جن کے militant groups کام کر رہے ہیں۔ اگر بنیادی طور پر negotiations کرنی ہیں تو وہ کیسے کی جائے گی۔ دوسرا اتنے سال ہوگئے ہیں اور اس کا solution ابھی تک کوئی نہیں نکلا because Pakistan Army وہ خود ایک extent تک تھوڑی سی compelled ہے، اس نے تھوڑا سا foreign consent authority کو دیا ہے - We are having drones attacks in FATA region as well جس میں ہماری population اگر اپنا consent دیتی تو وہاں آرمی رول play کر سکتی تھی لیکن drones کا covert consent دے کر یہ کام ہو رہا ہے جس سے یہ پتا لگا ہے کہ آرمی نیشنل انٹرسٹ اور پاپولیشن کے سامنے خود نہیں گزری because that would lead to a state of war between the Army and the population کیونکہ militant groups your population کی ہے ہم نے ان militants کہہ رہے ہیں لیکن certain factions ان کو follow کرتے ہیں۔ So, this is going to lead a state of war between the Army and population which is following those elements. My point is کہ اگر آرمی ہی targeted actions کرے گی تو foreign authorities کا اس میں کیا رول ہو گاجس طرح امریکن drone attacks کر رہے ہیں۔ تیسرا اگر negotiations ہو رہی ہیں وہ کس سے ہو گی۔ چوتھا ہم اگر awareness, education and social enlightenment کی بات کر رہے ہیں جیسے یاسر عباس نے کہیں - اگر اس کو practically دیکھا جائے تو وہ network اتنا wide ہے پورے پاکستان میں اور سب کا sect اتنا different ہے اس کے solution کی طرف ہمیں جانا چاہیے I think we need deliberation on this point. This is not as easy as this resolution. Thank you.

میڈم سپیکر: محترمہ سبغت وقار صاحبہ۔

Mohterma Sibqat Waqar (YP-12, KP-02): First of all I would like to say that I totally agree with my fellow parliamentarian here Yasir Arafat, he delivered a wonderful speech regarding Talaban network that is spread out into different tiers of Asian Region. Certainly I would like to say that yesterday there was an All Parties conventional meeting where there was ANP, Pakistan Muslim League (N), PML(Q) etc., and they all agreed that we should negotiate with the Talaban. Even the Talabans intend to negotiate and ANP جن کا بہت بڑا اس سے link ہے there are many people from their parties have been killed in the bomb blasts. They want to forget bloodshed and they are ready to hold talks with Talaban. If they have decided then we are still waiting for this and don't like operation by the Army. But apart from this جس طرح یاسر عباس have already pointed out کہ اگر ہم ان کے ساتھ cooperation کریں گے If we look at the Swat Operation that happened اس میں کتنا سارا loss ہوا تھا۔ ہمیں امریکہ نے کتنا کچھ دیا تھا۔ امریکہ نے ہمیں 200 dollar person کے حساب سے financing کی۔ But as soon as they left وہ ساری operation کے بدلے rehabilitation کے لیے آرمی کو زیادہ دینا پڑا تھا۔ ہم اپنی economic میں face instability already کر رہے ہیں، پہلے ہی پاکستان میں extremism آ چکا ہے۔ If we conduct another

I would like to say that ۔کرنا پڑے گا face پاکستان کو ہی process کا rehabilitation تو اس کے بعد ساری operation
اور جو یہ militant group is in minority. When we are in a democratic society, we should save our democratic
they don't want to see this operation that is taking place. This is the ہیں جنہیں طالبان کہتے ہیں minority groups
decision of each and every Pakistan. If they are turning into our enemies, will they become our friends then, no, so we are willing to have negotiations because we also need to find out why do they not want work with America, there must be something we need to find out, I mean after all they are Pakistani civilians and we need to find out with their ideology what is the motives behind them. We don't need to forget the
ایک زمانے میں کہا جاتا تھا freedom fighters رہے ہیں۔ جن interests' امریکہ کے ہمیشہ سے اس ریجن میں Americans
اور کل بن جائیں گے terrorist ہم میں سے کچھ now they are the same terrorists according to America. Tomorrow
کے اپنے may be based in Afghanistan. Please keep in mind that America امریکہ ہمارے مخالف اپریشن کر رہا ہو گا
ہیں interests
and we need to keep our national interest in view. Thank you.

Madam Speaker: Syeda Batool *sahiba.*

Syeda Batool (YP-55, Sindh-07): The point that I had to make has already been initiated by Sibghatain and Yasir. I just want to bring forward a point that every developed country after they wage a war but what they do is that they put their army for demilitizing the people. So they go through a process where they psychologically demilitize the militants so that they can enter in to the same society. If a person who has been through war and have seen the atrocities that are committed during the war cannot go in the mainstream of the society and settle there as a normal citizen. What happened after the Soviet war was there absolutely no attention paid to those freedom fighters. Now those freedom fighters are now the terrorists which falls at the weakest side to Pakistan and even our strategic partners are in our neighbourhood and the United States. So, Yasir talked about ideologically how Talaban are not just militant force but an ideological force. Even if we have an operation against the Talaban, there is no thing that the Talaban afford and then die out Because you cannot kill an idea. So, I believe that there should social institutions of education, the institution of health and other institutions which strengthen a society should be diverted upon so that these people get the same facilities that people like us are getting. We get access to quality education, we get access to health services because of most these people religion wise they join Talaban because they cannot get rid of poverty. So, if we empower these people they themselves would join the mainstream of society, conducting military operations and getting them against us and Pakistan's interest. We should strengthen these people as a nation as a community rather than bring the Army and creating the problems, we have dictations like I have mentioned. Thank you.

Madam Speaker: Mr. Najam-u-Saqib.

Mr. Najam-u-Saqib (YP-59, Sindh-11): I totally disagree with the resolution put forward by Mr. Ameen Ismaili. There are reasons for this. First of all, before going for military operations, we have to distinguish for which forces we have to take military operations. As fellow partners have talked about that there are different factions which are operative, not only the tribal areas but throughout Pakistan. They have networks in all the parts of Pakistan. So, we should not go like the military operations against them. If

anyone who want to go for military operation, he should have to understand what is the culture of those Pukhtuns and those tribal areas people. They have spirit of revenge. They are very warriors people. So, if the Government of Pakistan goes for them for targeting killing then it will not be in the benefit of Pakistan. The best solution is to go for the peace deals with them.

اور میرا ان سے ایک سوال ہے کہ جو tribal areas میں ہمارے لوگ اگر ان کی فیملی کا کوئی بندہ مرجاتا ہے تو پھر آپ مجھے بتائیں کہ کیا وہ پاکستان کی writ کو مانیں گے؟ کیا وہ گورنمنٹ آف پاکستان کو وہ protect کریں گے؟ کیا وہ پاکستان کے interest and Constitution کو وہ مانیں گے؟ اگر ان کی فیملی کا کوئی بندہ drone attack سے مر رہا ہے تو کیا وہ پاکستان کی سپورٹ کریں گے؟ یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر انٹرنیشنل لیول پر دیکھا جائے تو

provisions of universal declaration of human rights, international humanitarian law, international committee on Red Cross of Pakistan, all provisions of these documents are against the operation. So, the best solution is that we should take on board these people. We should negotiate with them. We should provide facilities. We should accept as they are citizens of Pakistan because of the strategic importance of Pakistan.

اگر ہم ان کے خلاف کوئی targeted operation بھی کرتے ہیں، اس پر پاکستان کی سٹیٹ کو بہت نقصان ہو سکتا کیونکہ tribal areas میں جو ان کے supporters ہیں، افغانستان میں بھی ان کے supporters ہیں، ہمارا Duran line کاissue بھی ابھی تک solve نہیں ہوا۔ اگر ہم ان کے خلاف جاتے ہیں تو افغانستان سے بھی ہمیں threat آ سکتی ہے تو پاکستان کی انٹرنیشنل لیول پر بھی اس کی sovereignty کو threat ہو سکتی ہے۔ اس لیے best solution یہی ہے کہ ہم ان کو negotiate کرنے پر مجبور کریں اور ان کی جو جائز demands ہیں ان کو بھی address کریں۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: محترم شفقت علی۔

جناب شفقت علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ یہاں پر آمین اسماعیلی کی طرف سے جو resolution پیش کی گئی ہے ۔ یہ target killing اور military operation کے متعلق ہے ۔ میں سب سے پہلے یہ بات کرناچاہوں گا کہ طالبان آج سے نہیں ہیں، طالبان 1990 کی دہائی سے ہیں جب انہوں نے روس کو defeat کیا اور اپنے ملک سے نکالا، تب سے طالبان موجود ہیں اور بڑی تعداد میں موجود ہیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت سے لے کر 2002 تک جب افغانستان پر امریکہ نے حملہ کیا، پاکستان کے اندر طالبان نے کتنے خود کش حملے کیے؟ پاکستان اور افغانستان کے بارڈر پر کتنے پاکستانی فوجی تعینات کیے گئے تاکہ سرحد محفوظ ہو سکے؟ طالبان کی گولیوں سے کتنے پاکستانی شہری مارے گئے اور کتنے پاکستان کی آرمی کے نوجوان شہید ہوئے؟ یہ سب امریکہ کی پالیسی ہے ہمیں ان کو ختم کرنا ہے مگر فوج کا target کرنا، فوج کا اپریشن اس کا حل نہیں ہے ۔ ہمارے social problems یہ ہیں اور قلم اور ٹیبل کانفرنس اس کا حل ہے ۔ لہذا ہمیں اس کے ذریعے اس کو حل کرنا ہے اور اس extremism کو ختم کرنا ہے۔ اگر آپ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ کے اپریشن کو دیکھیں جو طالبان پر impose کیا جاتا ہے ، میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے اندر غیر مسلم ، کتنے عیسائی اس ٹاور کے اندر مارے گئے، اس میں سارے مسلمان ہی مارے گئے۔ یہ امریکہ کی ایک پالیسی تھی وہ افغانستان میں آ کر پاکستان ، چائنا اور ایران کو جو اس خطے کی ایک طاقت ہے ، یہ پر natural resources موجود ہیں، یہ ایک ایسا خطہ ہے جہاں پر بیٹھ کر دنیا کی ہر نعمت سے استفادہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لہذا ہمیں اپنی فارن پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے آرمی کو سپورٹ تو کرنا ہے مگر اپریشن نہیں کرنا، طالبان کو ختم کرنا ہے مگر اپنے ملک کی املاک کو ، اپنے لوگوں کو تباہ وبرباد نہیں کرنا ہے۔ جس طرح ہم پچھلے دس سال میں 35 ہزار لوگوں کی جانیں دے چکے ہیں، ہمیں اس سے کیا فائدہ حاصل ہوا۔ اگر دیکھا جائے تو امریکہ نے کیا کیا ہے۔ امریکہ دس سال سے لڑ رہا ہے اور آج اس کی نوبت یہ ہے کہ وہ ٹیبل پر بیٹھا ہے، مذاکرات کر رہا ہے اور پورے افغانستان میں اس کی لڑائی کابل کے علاقے تک محدود ہے اور وہ بھی ان کو نکلنا مشکل ہو رہا ہے۔ لہذا اگر جنگ ہی چیزوں کا حل ہوتا تو پھر مسئلہ کبھی کا حل ہو گیا ہوتا۔ قائد اعظم، علامہ اقبال اور سرسید احمد

خان کتنی جنگیں لڑیں اور پاکستان حاصل کیا، انہوں نے ٹیبل پر پاکستان کو حاصل کیا۔ لہٰذا طالبان کو ختم کرنا ہے، جنگ سے نہیں، اپریشن سے نہیں، قلم سے، ٹیبل پر اور معاملات کو طے کرتے ہوئے۔

میڈم سپیکر: محترمہ مومنا نعیم۔

محترمہ مومنا نعیم: میڈم! میں ایک point raise کرنا چاہتی ہوں کیونکہ already میرے colleagues نے کافی پہلووں پر بات کی اور ان کی وضاحت کی ہے۔ ابھی مجھ سے پہلے شفقت صاحب نے بات کی کہ پچھلے دس سال میں 35 ہزار لوگوں کو ہم قتل کر چکے ہیں۔ کیا آپ لوگ سمجھتے ہیں یا محترم امین اسمعیلی صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ ان 35 ہزار لوگوں کے جو فیملی ممبرز ہیں کیا ان کے دلوں کو ٹھیس نہیں پہنچی ہو گی کہ ہم جیسے لوگ جو سکون سے بیٹھے ہوئے ہیں، peace میں بیٹھے ہیں کیا وہ ہمیں تباہ و برباد کرنے کی سازشیں نہیں کر رہے ہوں گے؟ کیا ان کے دلوں میں یہ بات نہیں ہو گی کہ جب ہم bed میں ہیں تو ہم باقی لوگوں کو bed میں کیوں نہ دیکھیں۔

دوسری انہوں نے بات کی تھی کہ علامہ اقبال اور قائد اعظم نے negotiations کے ذریعے ہی پاکستان حاصل کیا تو جب ہم target killing کو دیکھتے ہیں تو پاکستان میں immigration کرنے والے جتنے بھی لوگ تھے ، جتنے بھی انڈین مسلمان تھے جنہوں نے subcontinent میں سے اس ایریا چھوڑا جو کہ انڈیا کے ساتھ ملتا تھا تو Indians نے، ہندووں اورسکھوں سب نے مل ان کی target killing کی۔ ہم اپنی جب بھی two-nation theory پڑھتے ہیں ، جہاں بھی ہم تقسیم پاک و ہند پڑھتے ہیں وہاں ہم ہر جگہ پڑھتے ہیں کہ مسلمانوں کی خوی ریزی کی گئی تو کیا اس خون ریزی کے بعد ہم لوگ immigration کرنے سے باز آگئے۔ کیا پاکستان کو بنانے سے روکا جا سکا۔ کیا اس قدر خون ریزی کے باوجود مسلمانوں کو منع کیا گیا کہ وہ پاکستان کی طرف نہ جائیں یا وہ قائد اعظم کے اس نظریے سے ہٹ جائیں کہ وہ انہوں نے کیوں پیش کیا۔ میں یہاں پر یہpoint raise کرنا چاہتی ہوں کہ اگر target killing ہی سب کچھ ہوتی اور صرف اسی کے ذریعے سے ہم اپنے مفادات حاصل کر سکتے تو اس زمانے اور دور میں جب انڈین آرمی یا سکھوں اور ہندؤں نے خون ریزی کی اس کے بعد یہ nation ملی ہے وہ نہیں ملنی تھی۔

میری تیسری بات یہ ہے کہ جو میری colleague صبغت نے point raise کیا تھا کہ ہماری economy اتنی destroy ہو چکی ہے اور ہماری economy اتنی progressive نہیں ہے کہ ہم اس target killing کے خلاف کسی کی سپورٹ کر سکیں۔

اس کے بعد میں ایک اور point raise کرنا چاہتی ہوں کہ آپ طالبان کس کو بولتے ہوں کیا ان لوگوں کو جو عورتوں کو نقاب پہناتے ہیں؟ کیا آپ طالبان ان کو کہتے ہیں؟ کیا آپ خیبرپختونخوا سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو کہتے ہیں جو چاہتے ہیں کہ ان کی عورتیں اتنا میڈیا کے سامنے نہ آئیں یا اتنا liberalize نہ ہوں؟ آپ لوگ یہاں پر یہ دیکھیے کہ جن لوگوں کو آپ طالبان کہتے ہیں ٹھیک ہے وہ minority میں ہیں لیکن still they are people of Pakistan وہ ہمارے ساتھ کے لوگ ہیں، وہ ہم جیسے لوگ ہیں اگر ہم ان کو hurt کریں تو .obviously they are going to hurt us اس کے بعد عرض یہ ہے کہ جب طالبان کو refer کرتے ہو تو زیادہ تر لوگ جس نے داڑھی رکھی ہوئی ہے اور جو ان کے ساتھ خواتین ہیں انہوں نے نقاب پہنے ہوئے ہیں، ان کو طالبان سمجھا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ ایک foreign policy کے تحت ہو رہا ہے۔ جس طرح سب لوگوں نے یہاں بات کی کہ یہ امریکہ کا ایجنڈا ہے کہ وہ اس قسم کا سب کچھ یہاں کروائے تو remember ہمیں as a nation کوئی بھی international level پر ایسی ویسی بات نہیں کرنی ہے، کوئی بھی westernized country ہے وہ یہ دیکھنی چاہتے کہ ہم اکٹھے یا یکتا ہو جائیں تو پھر وہ ہم میں سے کسی کو طالبان بنا دیتا ہے، ہم میں سے کچھ کو liberal لوگ بنا دیتا ہے، ہم میں سے کچھ کو ایک اور سوسائٹی بنا دیتا ہے اور ہمارے اندر خانہ جنگی کچھ اس طرح کی createکر دی جاتی ہے کہ ہم ایک دوسرے سی ہی نفرت کرنے لگتے ہیں، کوئی اسلام کی بات کرتا ہے تو اس کو emotional کہہ دیا جاتا ہے، جو نقاب پہنتا ہے اس کو طالبان کہہ دیا جاتا ہے، جو moderate رہتا ہے اس کو اپنا سیاستدان کہہ دیتے ہیں جو حق بات کرتا ہے ہم اس کو پھر غلط کہنے لگ جاتے ہیں جو نہیں کہتا ہم اس کو بھی غلط کہنے لگ جاتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہی کہ آپ سب لوگ غلط بات کر رہے ہیں لیکن میں یہ کہہ رہی ہوں کہ آپ اس کی root cause کو دیکھیں کہ وہ کیا ہے، امریکہ کی strategy بھی ہمیشہ سے رہی ہے کہ وہ ہمیں اسلام سے پیچھے ہٹائے کہ وہ ہمیں اسلام سے پیچھے ہٹائے کہ وہ ہمیں ان سب religious obligations and values سے پیچھے کرے جس کی بنا پر ہم یہاں پر as a nation stand ہوئے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ پہلے ہم as a nation strong ہوں، طالبان کو negotiations کے ذریعے اپنے ساتھ ملائیں، یہ نہیں کہ ان کو قتل کر

دیں اور اپنی unity کو داؤ پر لگا دیں۔ آپ چاہے minority میں ہیں یا majority میں آپ سب کو نہیں مار سکتے۔ آپ اگر ان میں سے آدھوں کی target killing کر بھی دیں گے تو باقی آدھے وہیں رہ جائیں گے اور وہ آدھے پھر مل کر جتنے پہلے تھے ان سے double ہو جائیں گے۔ میں صرف یہاں پر یہ point raise کرنا چاہتی ہوں کہ target killing اس کا حل نہیں ہے۔ شکریہ۔

Madam Speaker: Now the last speaker is Mr. Danial Khan.

جناب دانیال خان: میڈم! اپوزیشن میں بار بار یہ بات کی جارہی ہے، کہ آپ ان کے ساتھnegotiations کر لیں۔ کیا ہم بھول گئے ہیں کہ 1990 کی دہائی میں برہاالدین ربانی، گلبدین حکمت یار ہمارے جرنیل انہیں کو ours boy کہا کرتے تھے۔ ان کے ساتھ ہم 1992 deal میں کرتے ہیں کہ جس کو ہم پشاور accord کہتے ہیں۔ اس ٹیبل تک آنے کے لیے تین سال لگے اور تین مہینے اس کو ٹوٹنے میں لگے۔ افغانستان میں civil war شروع ہوگئی۔ کیا آپ ان لوگوں کے ساتھ negotiations کرنے جا رہے ہیں جو ٹیلیویژن کو hang کر دیتے ہیں؟ کیا ان کے ساتھ کرنا چاہتے جہاں سوات میں deal ہوتی ہے اور پھر اگلے ہی روز ایک عورت lashes لگائے جاتے ہیں اس deal کو sabotage کرنے کے لیے؟ کیا آپ ان کے ساتھ negotiation کریں گے؟ ابھی جب British Prime Minister in India he made the statement that Pakistan should stop hunting with the hounds and running with hare as well. اس double policy کو ختم کرنا پڑے گا۔ Now putting things in perspective you are getting two billion dollars per year from America. There is a forum which is known as friends of democratic Pakistan. These people are accusing you that you are confused and you don’t know that whether you are with us or against us. آپ سوچیں کہ پھر فائدہ کون اٹھائے گا، فائدہ انڈیا اٹھائے گا، فائدہ اٹھائے گا Russia, آپ کو بڑا واضح طور پر سوچنا ہے کہ آپ کرنا چاہ رہے اور کس طرف جا رہے ہیں؟ آپ کو اس confusion سے نکلنا ہو گا اور فیصلہ کرنا ہوگا کہ یہ war آپ کی ہے یا نہیں۔ مومنا نے mention کیا کہ ہم اب تک 35 ہزار لوگوں کی قربانیاں دے چکے ہیں، کیا یہ قربانیاں رائیگان جائیں گی اور ان قربانیاں کا ہم نے بدلہ لینا ہے یا نہیں لینا ہے۔ ان کی تلافی کے لیے ہمیں operation کرنا ہوگا اور یہ ہماری جنگ بن چکی ہے، اگر نہیں کی تو اب یہ ہماری جنگ ہے اور اس resolution کی گو کہ میں support کرتا ہوں جو آمین اسماعیلی کے ہے۔ صرف اس میں sovereignty کی جگہ existence لکھ دیا جائے اور political forces کو اس پر unite ہونے کی ضرورت ہے there should not be any factions. We should realize this thing and let’s go and don’t negotiation please.

Madam Speaker: Now I put the resolution before the House.

“This House is of the opinion that Pakistan Army has done targeted and result oriented operation against Taliban and other militant groups occupied in the tribal areas of Pakistan. It is the extremist elements who are a threat to Pakistan sovereignty. Therefore, it is important that all the political forces in Pakistan should unite in this regard and support the Pak Army.”

(The resolution was not carried)

Madam Speaker: Consequently, the resolution is not adopted. Now we take the oath taking of Shadow Cabinet Members. Please come in front of the rostrum.

(The oath was administered)

Madam Speaker: Now please take seats and the Opposition Leader Mohterm Kashif Ali please introduce the shadow Cabinet.

Mr. Kashif Ali: Thank you honourable Speaker. The following are the names of Shadow Ministers.

1. Miss Satwat Waqar for Defence and Foreign Affairs
2. Mr. Shaikh Hamad for Information Technology and Telecommunication

3. Mr. Ijaz Sarwar for Interior, Kashmir Affairs and Gilgit-Biltistan and FATA
4. Mr. Abdul Samad for Finance, Planning Affairs and Economic
5. Mr. Shahana Afsar for Information
6. Mr. Umar Naeem for Law Parliamentary Affairs and Human Rights

Madam Speaker: Thank you. A panel of Chairpersons has to be appointed to chair the sessions when the Deputy Speaker or Speaker is not present. So, the nominated members are:

1. Mohterma Bushra
2. Mohterm Yasir and
3. Mohterim Shafqat Ali

Madam Speaker: Now I read the prorogation order. In exercise of the powers conferred upon me I hereby prorogue the first session of Youth Parliament Pakistan after the conclusion of its sitting held on Friday, March 1, 2013.

[*TheHouse was prorogued sine die*]